السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مندرجہ ذیل حدیث سے یہ ثابت ہورہاہے کہ آپ ﷺ کے وصال کے وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کچھ غیر شرعی افعال صادر ہوئے تھے ۔ کیا یہ درست ہے ؟

((وقال الإمام أحمد حدثنا یعقوب ثنا أبی عن ابن اسحاق حدثنی یحیی بن عباد بن عبداللہ بن الزبیر عن ابیہ عباد سمعت عائشۃ رضی اللہ عنہا تقول مات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین صدری ونحری وفی دولتی ولم أظلم فیہ أحدا فمن سفھی وحداثۃ سنی أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبض وھو فی حجری ثم وضعت راسہ علی وسادۃ وقمت الدم مع النسآء واضرب وجھی)) (البدایہ والنہایہ : ج۵ ص ۲۴)

''یعنی سیدہ محترمہ فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ میرے گھر میں میرے سینے اور ٹھوڑی کے درمیان فوت ہوئے اور میں نے کسی پر کوئی ظلم نہیں کیا بلکہ میں نے اپنی کم عقلی اور کم عمری کی وجہ سے آپ ﷺ کے سر مبارک کو تکیے پر رکھا پھر دیگر عورتوں کے ہمراہ خون کے چھینٹے اپنے منہ پر مارنے لگی ؟''

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

سیدتنا وامنا ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے متعلق جو روایت آپ نے بتائی تھی تمام کتب میں دیکھی گئی سند درست ہے لیکن ان روایات میں بی بی صاحبہ رضی اللہ عنہا خود صراحت فرماتی ہیں کہ '' بسفاہتی وحداثۃ سنی '' کچھ روایات میں سفاہۃ کے الفاظ ہیں جن کا صاف مطلب ہے کہ میری کم عمری اور کم عقلی کی بناء پر یہ غلطی مجھ سے صادر ہوئی ۔ محترمہ ام المومنین کا مرتبہ ومقام یقیناً بہت بلند وبالا ہے لیکن آپ غلطی یا لغزش سے معصوم تو نہ تھیں اور یہ غلطی محض ہنگامی اور چند لمحات کے لیے نبی اکرم ﷺ کی وفات حسرت آیات کے فرط غم وحزن میں وقتی طور پر عقلی تقاضا پر غالب آگئی انسان کتنا ہی بڑا مقام ومرتبہ پالے لیکن ایسے واقعات گاہے بہ گاہے آتے رہتے ہیں کہ انسان ان سے مغلوب ہو کر کچھ نازیبا فعل کر گذرتا ہے ، لیکن بعد میں ان پر نادم ہوتا ہے ۔

خود سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ تلوار میان سے نکال کر کھڑے ہوگئے کہ جو شخص بھی یہ کہے گا کہ نبی اکرم ﷺ رحلت فرماگئے ہیں تو اس کا سر تن سے جدا کردوں گا یہاں تک کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آئے اور آپ نے حقیقت حال بہترین الفاظ میں واشگاف کیا تب جا کر عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اصل حقیقت سے آگاہی ہوئی اور خاموش ہو کر بیٹھ گئے ۔

حالانکہ اس سے پہلے جو کچھ فرما رہے تھے وہ عقل کے تقاضا کے خلاف تھا ۔ امی عائشہ رضی اللہ عنہا کی عمر بچپنے کی ہے اور رسول اکرم ﷺ کا ان سے پیار ومحبت وشفقت کسی سے مخفی نہیں لہذا ایسے محبوب اور محترم سید المرسلین ﷺ جیسے عظیم شوہر کی وفات ان کے لیے غیر معمولی واقعہ تھا ۔ لہذا اس ہنگامے کی بنا پر بے حد غم وحزن کے بسبب یہ غلطی صادر ہوگئی جس پر آپ خود نادم وپشیمان تھیں جس طرح خود اسی روایت سے ثابت ہوتا ہے ، لہذا اسے کسی ناجائز کام اور بے جا فعل کے لیے دلیل بنانا جہالت سے کم نہیں ۔

سیدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک اور غلطی بھی صادر ہوئی تھی وہ یہ کہ آپ سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ کی خلافت کے وقت گھر سے نکل کر کوفہ وغیرہ چلی گئیں تھیں گو نیت اصلاح ہی کی تھی لیکن اس طرح مناسب نہ تھا اسی وجہ سے رسول اکرم ﷺ ازواج مطہرات رضی اللہ عنھن میں سے کسی نے بھی آپ سے اتفاق نہ کیا بلکہ اس فعل کو نامناسب قرار دیا ۔

سیر اعلام النبلاء میں حافظ ذہبی رحمة اللہ علیہ روایت لائے ہیں کہ خود بی بی صاحبہ رضی اللہ عنہا کو بعد میں اس معاملہ پر اس قدر ندامت وپشیمانی ہوئی کہ اسے یاد کر کے ہمیشہ روتی رہتی تھیں ۔

بہر حال انسان کتنے ہی بڑے مقام پر فائز ہو لیکن ایسی لغزش سے معصوم نہیں رہ سکتا کہ ایسی غلطیاں بھی انسان سے صدور میں نہ آئیں پھر تو انسان انسان ہی نہ رہا بلکہ فرشتہ بن گیا ۔

بہر حال یہ ایک لغزش تھی جو فرط غم میں بے اختیار صدور میں آئی جس پر بعد میں ندامت بھی ہوئی اور یقیناً اللہ سبحانہ وتعالی سے معافی بھی طلب کی ہوگی اور وہ غلطی معاف بھی ہوگئی ۔ میرے خیال میں تو یہ سیدنا ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کی یہ ایک خوبی ہے کہ آپ نے اس غلطی کو چھپانا مناسب نہ سمجھا بلکہ واضح طور پر اعتراف کیا کہ سفاہت کے سبب یہ غلطی مجھ سے صادر ہوئی ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 538

محدث فتویٰ